سوال

(144) نماز عید سے پہلے کے آداب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز عید سے پہلے کے آداب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز عید سے پہلے چند آداب حسب ذیل ہیں۔

زیب وزینت اختیار کرنا

خوشی کے موقع پر اچھے کپڑے زیب تن کرنا مستحسن امر ہے بلکہ غسل کرنا اور خوشبو لگانا بھی مستحب ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ بازار میں ایک بہترین جبہ فروخت ہو رہا تھا تو آپ نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کرتے ہوئے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! آپ اسے خریدلیں تاکہ عید اور وفد کی آمد کے موقع پر زیب تن کیا کریں۔ '' [1] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن سرخ رنگ کا دھاری دار جوڑا زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ [2]

عید الفطر سے پہلے کچھ کھانا

عید الفطر کی نماز سے پہلے طاق عدد میں کھجوریں کھانا مسنون عمل ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک چند کھجوریں تناول نہ فرمالیتے۔[3] اگر کھجوریں دستیاب نہ ہوں تو کوئی بھی میٹھی چیز کھائی جا سکتی ہے البتہ عید الاضحی کے دن جب تک نماز نہ پڑھ لیتے کوئی چیز تناول نہیں فرماتے تھے۔ [4] ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قربانی کی کلیجی اور جگر وغیرہ کھایا کرتے تھے۔ [5]

عید گاہ کی طرف پیدل جانا

عیدگاہ کی طرف پیدل جانا چاہیے، بوقت ضرورت سوار ہو کر جانا بھی جائز ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ عیدگاہ کی طرف پیدل جانا مسنون عمل ہے۔[6]امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس حدیث پر اکثر اہل علم کا عمل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عیدگاہ کی طرف پیدل جانا کم ازکم مستحب عمل ہے اگرچہ کسی معقول عذر کی وجہ سے سواری استعمال کی جاسکتی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ پیدل جاتے اور پیدل ہی وہاں سے واپس آتے تھے۔[7]

---

[1]بخاری، العیدین: ۹۴۷۔

[2]سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۱۲۷۹۔

[3]بخاری، العیدین: ۹۵۳۔

[4]ترمذی، العیدین: ۵۴۲۔

[5] بیہقی: ص ۲۸۳، ج ۳۔

[6]ترمذی، العیدین: ۵۳۰۔

[7]ابن ماجہ: اقامۃ الصلوۃ: ۱۲۹۵۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:155

محدث فتویٰ